

<p>سندھ کے عظیم روحانی پاگاہ خانہ کی تاریخ کا تحقیقی جائزہ</p> <p><b>A Research Study of the history of the great great spiritual Pagara Dynasty of Sindh</b></p>	
<b>Mujeeb Rehman Solangi</b>	<b>Dr.Siddiqa Tahira</b>
Assistant Professor Shah Abdul Latif University Khairpur	Lecturer, Department of Arabic The Islamia University Bahawalpur
<b>Email:</b> <a href="mailto:msolangi062@gmail.com">msolangi062@gmail.com</a>	<b>Email :</b> <a href="mailto:siddiquatahira79@gmail.com">siddiquatahira79@gmail.com</a>
<p><b>To cite this article:</b></p> <p>Mujeeb Rehman ,Dr.SiddiqaTahira , July –Dec (2022). urdu ISSN:No: 2790-0460. Online No : 2790 – 9451</p> <p>سندھ کے عظیم روحانی پاگاہ خانہ کی تاریخ کا تحقیقی جائزہ</p> <p>A Research Study of the history of the great spiritual Pagara Dynasty of Sindh</p> <p>Albahis: Journal of Islamic Sciences Research, 1(2), 1–13. Retrieved from <a href="https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14">https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14</a></p>	
	 <p><b>OPEN ACCESS</b></p> 

سندھ کے عظیم روحانی پاگاہ خانہ کی تاریخ کا تحقیقی جائزہ  
**A Research Study of the history of the great spiritual Pagara  
Dynasty of Sindh**

**Abstract**

Allah Almighty, with his power, created the sky, earth and whole universe and provided all the necessities. Therefore, the work of preaching Islam is conferred upon the Ummah of Holy Prophet (P.B.U.H). There are the people who had been taught the teachings of Islam directly by Holy Prophet and they preached Islam in the same way as they were taught. They practiced all the teachings in their lives. Sahaba R.A, for preaching Islam, went to the east, west, north, south, Hind, Sindh and the corners of the world.

As a result of their efforts, almost half of the world got the message of Islam. Tabaeen consisted of many people, in the light of Quran and Sunnah, conveyed the message of Islam throughout the world. In the same way, another group of people named Tab Tabaeen became prepared to spread the universal message of Islam. They didn't ignore any sacrifice to uplift the spirit of Islam. With their struggle, many great people like saints, jurist, reader and interpreter of Quran and Hadith born.

These people tried their best to convey the message of Islam through written and spoken discourse. Religious books and places were introduced. That process of education, after many years, is still continuing. Presently, many religious places are constructed to preach spiritual guidance in which many great scholars and saints are engaged. History is witness that opponents went to extent possible level to aloof Muslims from teaching, preaching and guiding of Islam. Not only were this but the Muslims intended to end also.

In these trials and tribulations, saints took responsibility on their shoulders and continued their struggle on the directed path of oneness, Prophet hood, Ahle Bait and Sahabas against the evil forces. Among such great Family of Pir Pagara is one whose line is continuing in Hind and Sindh. Insha Allah (If God wills) it'll continue till the last day. There is his great religious and social contribution. To convey, his valiant services towards people, research on this personality is dire need of the hour. In history, this research will be advantageous for the researchers to come.

**Keywords :** History , Wilayat , Faiz , Leader , Freedom .

کلیدی الفاظ: تاریخ ، ولایت، فیض ، رہنما ، آزادی

مقدمہ

تاریخ انسانوں سے جڑی ہے اور تاریخ اشرف المخلوقات کا کردار نبھانے والے انسانوں کے ساتھ ہے اور وہ اپنے ایمان، عمل، محبت، سچائی، دیانت، خلوص، اخلاق پر اپنے اعلیٰ کردار پر ثابت قدم رہتا ہے۔ پاکیزگی اور دیگر اعلیٰ صفات کا مظاہرہ کرتے ہوئے حقیقی انسانیت کا مظاہرہ کریں اور اپنی زندگی کسی کام، کسی عظیم مقصد، کسی خدمت، عبادات وغیرہ کے لیے وقف کر دیں۔ یہ عظیم اوصاف بڑے بزرگوں، محسنوں، مہربانوں، ہمدردوں، سرپرستوں، ولی کامل، ملک و قوم کے خیر خواہوں کی شخصیتوں سے آگاہ ہونا، ان سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے، کیونکہ انہی پاکیزہ، غیر متزلزل، ناقابل تسخیر شخصیتوں سے معاشرہ ہی فائدہ اٹھاتا ہے۔

انسانی شخصیت ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کو سمجھنا بہت مشکل ہے، انسان شکل و صورت سے نظر آتا ہے لیکن اس کے اندر بہت سے پہلو ہیں، ہستی کے قریب جانے سے احساس اور ظاہری شکل ملتی ہے، شخصیت کے اندر جو بہت سے انسان موجود ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی شخصیت بہت مختلف اور منفرد نظر آتی ہے، ہر ایک کی مسکراہٹ، خدمات، عادات، عبادت کے طریقے، مسکراہٹیں، خوبیاں مختلف ہوتی ہیں۔ ایسے افراد پر لکھنا خاصا مشکل کام ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی سادگی، صبر، لیکن مخلص، نیک دل، خاموش، ہمدرد، بہادر، جہادی، پرہیزگار اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام صفات سے آراستہ کر دی۔ جو ہمیشہ کام کرتے رہے، بلکہ بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے، یہ عظیم ہستیاں ہوتی ہیں، لیکن وہ اپنے نام پر فخر نہیں کرتے ہیں، اور میرے تمام قارئین اس بات سے متفق ہوں گے کہ یہ عظیم خاندان ہے، یہ خاندان ولی خاندان ہے ان تمام خوبیوں سے بڑھ کر لاکھوں ڈگریوں کا مالک اور مستحق ہے۔ ان کی زندگی سے ہر چھوٹا بڑا، امیر، غریب، زمیندار، عام آدمی اور بڑا سیاستدان بخوبی واقف تھا اور ہے۔

### پاگاہہ خاندان کی شروعات

اس خاندان کا اصل نام امجد سید علی مکی ہاشمیؑ تھا، جو کہ پانچویں صدی عیسوی میں ہندوستان آئے تھے ان دنوں سندھ کی ریاست کا گورنر ہندو راجہ دلورا ء بہت ظالم اور انتہائی بدکار آدمی تھا۔ ان کی اس ظالمانہ حرکت پر اعتراض کرنے والے یا ان کی نقل و حرکت میں خلل ڈالنے کی کوشش کرنے والے کسی سے بھی محفوظ نہیں تھے، یہ بدقسمت راجہ دلورا ء مذہب اسلام سے نفرت کرتا تھا، وہ مسلمانوں سے نفرت کرتا تھا اور مسلمانوں کا جانی دشمن تھا۔ جو جب اس کے ہاتھ میں آتا تھا تو اس پر بہت ظالمانہ تشدد کرتا تھا۔

ان کے ظلم و ستم اور اسلام دشمنی کا عالم جب اس دور کے عباسی خلیفہ تک پہنچا تو عباسی خلیفہ نے سید علی مکی ہاشمی کو ہندو راجہ کو پکڑنے کے لئے مقرر کیا۔ سید علی مکی ہاشمی مجاہدوں کا لشکر لے کر ہندوستان پہنچے اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ مسلمانوں پر ظلم کرنے سے باز رہے۔ اور اپنے بدکرداروں سے آئندہ کے لیے ضمانت دے، لیکن راجہ دلورا ء نہ مانے اور اس کی فوج ایک بڑی لڑائی کے لیے نکل پڑی۔ سید علی مکی ہاشمی کی فوجوں کی تعداد دیکھ کر بغیر کسی خوف کے مجاہدین اسلام پر حملہ کر دیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مجاہدین اسلام نے ان کو شکست دی اور اس لڑائی میں راجہ دلورا ء بھی قتل ہو گیا۔ کفار اسلام کو صدمہ پہنچا اور ایسے راجہ دلو رائے جنگ میں مارا گیا اور کفار کی فوج غرق ہو گئی، اسلامی لشکر کے سپہ سالار سید علی مکی ہاشمی نے اسلامی عدل و مساوات پر مبنی نظام قائم کیا، مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق اور عدل و انصاف کی بنیاد پر ریاست پر قبضہ کر لیا، راجہ دلو رائے کے خاندان کے بہت سے افراد بھی اسلام میں شامل ہو گئے سید علی مکی ہاشمی نے راجہ دلو رائے کی بیٹی سے شادی کی جس نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا اور وہاں سے اپنی رہائش گاہ چھوڑ کر سیہون شریف چلے گئے اور سیہون شریف کے جنوب میں لکی کے مقام پر رہائش پذیر ہوئے۔

یہاں غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد ان کے اخلاق، تعلیم اور رہنمائی سے متاثر ہو کر ان کے عقیدت مند بن گئی اور سوڈھا راجپوتوں کی پوری ہندو برادری نے بھی اسلام قبول کر لیا اور تمام سید علی مکی ہاشمی

کے عقیدت مند بن گئے۔ راجہ دلو رائے کی بیٹی سے انہیں چار بچے پیدا ہوئے۔ جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. سید محمد شاہ

2. سید مراد شاہ

3. سید حاجی عرف بھرکیو شاہ

4. سید چگو عرف شکن عرف عباس شاہ

سید علی مکی ہاشمی آخری دنوں میں اپنے آبائی ملک عرب کی طرف ہجرت کر گئے لیکن ان کے چار بچے یہیں رہے اور ان میں سادات کرام لکھیاری خاندان پروان چڑھا اور پھیل کر لکھیاری سادات کے نام سے مشہور ہوا۔

سید علی مکی ہاشمی کے چار بیٹوں میں سے سید شکن عرف عباس شاہ کی اولاد میں پرہیزگار سید صدالدین شاہ بھی اعلیٰ پیمانے کے ولی بنے جنہیں شاہ صدر بھی کہتے ہیں، ان کے سید بھائی سید بہاولدین کی اولاد میں سے پاگاہ خاندان پیدا ہوا<sup>1</sup>

اس عظیم خاندان کے ولی حضرت پیر سید محمد بقا شاہ ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں ، ان کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی 35 اولاد سے ملتا ہے، ان کی تاریخ پیدائش یکم شعبان المعظم 1135 ھ ہے۔ ان کی پیدائش سید امام شاہ کے گھر میں ہوئی آپ بچپن سے ہی نیک سیرت تھے جوانی میں قدم رکھتے ہی سلسلہ نقشبندی میں مخدوم محمد اسماعیل رح پریالو ء والے کے ہاتھ پر بیعت کی۔ چار سلسلوں سے امام ربانی مجدد الف ثانی رح تک پہنچتے ہیں۔

"مخدوم صاحب کے ہاتھ پر بیعت تو کی لیکن سلسلہ نقشبندی کی منزلیں طے کرنے میں کافی وقت لگا ، اور ایک دن مخدوم محمد اسماعیل رح نے ان سے کہا کہ سید محمد بقا آپ کی امانت کسی اور کے پاس ہے ، جو غوث اعظم جیلانی کی اولاد میں سے ہوں گے ، اور زمانے بھر کے غوث ہونگے تو مخدوم صاحب نے بھی اپنا اشارہ دے دیا۔ جس کی بنیاد پر سید عبدالقادر آخرین گیلانی نے قادری سے بیعت کی۔ پھر اپنے سرپرست کی محبت میں بڑے کوٹ سڈانا کو آستانہ کیا، کچھ وقت وہاں رہنے کے بعد اپنے گاؤں جانے کی اجازت ملی ، سات میل بعد اسے وہ بات یاد آئی ، پھر وہ وہاں سے پیدل واپس آیا ، مسواک کے ساتھ کہ جب سرپرست کی خدمت میں حاضر ہوا تو مرشد کریم کو معلوم ہوا اور کہا مبارک ہو، محمد بقا نے کہا ، کہ میں آپ کو آپ کی زندگی اور آپ کے بچوں سے اس سفر کو آپ کے موجودہ چلنے کی وجہ سے معاف کر دوں اور اب ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔

سید محمد بقا شاہ نے اس خوف سے شادی نہیں کر رہے تھے کہ ان کی اولاد صالح نہیں ہوگی، ساری دنیا ان کی دعوت پر جوق در جوق آئے گی، ان کی شادی بعد میں ہوئی، ان کے چار بچے ہیں۔ جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. سید عبدالرسول شاہ

2. سید محمد سلیم شاہ

3. سید محمد راشد شاہ

<sup>1</sup>۔ لاڑک خان محمد ، "حضرت پیرسید محمد راشد (روضی دھنی) اور ان کی علمی، ادبی اور روحانی خدمات"، اشاعت 2008، ص 48

Larak Khan Muhammad , "Hazrat Pirsyyed Muhammad Rashid (Ruzi Dhani) and his<sup>1</sup> Academic, Literary and Spiritual Services", Publication 2008, page 48.

4. سید علی المرتضیٰ شاہ<sup>2</sup>۔

### راشدی خاندان کا آغاز

سید علی مکی ہاشمیؒ جب اپنے وطن عرب سے یہاں تشریف لائے تو وہ سہون شریف کے جنوب میں لکی کے مقام پر مقیم تھے، اس لیے یہ خاندان پہلے لکیاری سادات خاندان کے نام سے مشہور ہوا، حضرت پیر سید محمد راشدؒ کی پیدائش ہوئے بعد میں راشدی خاندان سے مشہور ہوئے۔

"حضرت پیر سید محمد راشد کی اولاد راشد کی نام سے جانے جاتے ہیں۔ یہ خاندان اپنے علم، فضل اور لگن، مشہور صحافیوں اور سیاستدانوں اور سفیروں کے لحاظ سے سندھ کے ممتاز خاندانوں میں جانا جاتا ہے۔ پیر علی محمد شاہ راشد اور ان کے بھائی پیر حسام الدین شاہ راشد جو مشہور مورخ بن چکے ہیں ان کا تعلق بھی راشد خاندان سے ہے۔"<sup>3</sup>

### راشدی خاندان (پیرپگارا) کا شجرہ نسب

حضرت پیر سید محمد راشد روضی دہنی<sup>۴</sup> کا راشد خاندان (پیرپگارا) جن کی کتابیں میں نے شجری نسب کے بارے میں لکھیں اور جن کا میں نے مطالعہ کیا، راشد خاندان کے شجرہ نسب میں بھی کچھ نام آئے۔ ان میں سے چار کتابیں یہ ہیں:

- (1) تحفت المرشدین
- (2) سائیں غلام محمد پنہور جون مذہبی خدمات
- (3) ملفوظات شریف
- (4) تفسیر مفتاح رشد اللہ کا مطالعہ کیا انہوں نے شجرہ نسب اسی طرح لکھا ہے جس میں راشد خاندان کا شجرہ نسب ذیل میں تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔
1. "حضرت پیر سید صبغت اللہ شاہ (ثالث) موجودہ پیرپگارا بیٹا
2. حضرت پیر سید شاہ مردان شاہ (ثانی) المعروف سکندر علی شاہ بیٹا
3. حضرت پیر سید صبغت اللہ شاہ (ثانی) سورہ باد شاہ ، بیٹا
4. حضرت پیر سید شاہ مردان شاہ (اول) ، بیٹا
5. حضرت پیر سید علی گوہر شاہ (ثانوی) ، بیٹا
6. حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ ، بیٹا
7. حضرت پیر سید علی گوہر شاہ (اول) ، بیٹا
8. حضرت پیر سید صبغت اللہ شاہ (اول) ، بیٹا
9. حضرت پیر سید محمد راشد شاہ روضی دہنی<sup>۴</sup> ، بیٹا
10. حضرت پیر سید محمد بقا شاہ شہید ، بیٹا
11. حضرت سید محمد امام شاہ لکیاریؒ ، بیٹا

<sup>2</sup>۔ عبدالقیوم مہر، "باتاج بادشاہ کی شخصیت اور کردار"، مدرسہ صبغت القرآن شاہ مردان شاہ، سنجورو سانگھڑ حیدرآباد، 1 فروری، 2012، ص 52

Abdul Qayyum Mehr, "Personality and Character of Bataj Badshah", Madrasah Sibghat-ul-<sup>2</sup> Qur'an Shah Mardan Shah, Sanjuru Sandha, Hyderabad, 1 February 2012, p.52

<sup>3</sup>سومرو اللہ وسایو، "خانقاہ بھرچونڈی شریف کی ادبی تاریخ" پی ایچ ڈی مقالہ، خانقاہ قادریہ بھرچونڈی شریف، گھوٹکی، جنوری 2015، ص 51۔

Soomroullah Vasayo. "Literary History of Khanqah Bharchondi Sharif" PhD Dissertation,<sup>3</sup> Khanqah Qadriya Bharchondi Sharif, Ghotki, January 2015, pg 51.

12. سید فتح محمد شاہ ، بیٹا
13. سید شکر اللہ شاہ ، بیٹا
14. سید عثمان شاہ ، بیٹا
15. سید کتن شاہ ، بیٹا
16. سید سنجر شاہ ، بیٹا
17. سید یوسف شاہ عرف سید بولن شاہ ، بیٹا
18. سید حسین شاہ (ثالث) ، بیٹا
19. سید میر علی شاہ ، بیٹا
20. سید ناصر الدین شاہ ، بیٹا
21. سید عباس شاہ ، بیٹا
22. سید فضل اللہ شاہ ، بیٹا
23. سید شہاب الدین شاہ ، بیٹا
24. سید بہاؤ الدین شاہ ، بیٹا
25. سید محمود شاہ ، بیٹا
26. سید محمد شاہ المعروف شاہ صدر الدین لکیاری ، بیٹا
27. سید حسین شاہ (ثانی) لکیاری ، بیٹا
28. سید شکن شاہ عرف عباس شاہ لکیاری ، بیٹا
29. حضرت سید علی مکی ہاشمی ، بیٹا
30. سید عباس شاہ ، بیٹا
31. سید زید شاہ ، بیٹا
32. سید اسد اللہ شاہ ، بیٹا
33. سید عمر شاہ ، بیٹا
34. سید حمزہ شاہ ، بیٹا
35. سید ہارون شاہ ، بیٹا
36. سید عبداللہ شاہ ، بیٹا
37. سید حسین شاہ (اول) ، بیٹا
38. حضرت سید امام علی رضا علیہ السلام ، بیٹا
39. حضرت سید امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ، بیٹا
40. حضرت سید امام جعفر صادق علیہ السلام ، بیٹا
41. حضرت سید امام محمد باقر علیہ السلام ، بیٹا
42. حضرت سید امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ، بیٹا
43. شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ، بیٹا
44. حضرت سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ ، بیٹا<sup>4</sup>

4 - یوسف بہنہروسکندری، "تحفہ المرشدین، حضرت پیر سید شاہ مردان شاہ اول کوٹ دہنی"، سکندریہ پبلی کیشنز جامع رشیدیہ درگاہ شریف پیر گوٹھ، سال 2006، ص 17۔

. Yusuf Bhabhar Sikandri, "The Gift of the Murshidin, Hazrat Pir Syed Shah Mardan Shah I<sup>4</sup> Kot Dhani", Alexandria Publications Jami Rashidiya Dargah Sharif Pir Goth, Year 2006, pg. 17.

## پاگارا خاندان کی روحانی نسبت

حضرت پیرسید محمد راشد<sup>5</sup> نے دو روحانی سلسلوں کے ساتھ مل کر قادری اور نقشبندی کے امتزاج سے دو دریا قائم کیے اور اس کامیاب تجربے نے سندھ کے لوگوں کو مذہب، روحانیت اور تصوف کے ذریعے موثر انداز میں متوجہ کیا اور اسے آگے بڑھایا۔

حضرت پیرسید محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ ایک طرف نقش بندی سلسلہ کے بزرگ امام ربانی مجدد (الف ثانی) اور دوسری طرف قادری طرز کے قائدین محبوب سبحانی سید عبدالقادر شاہ جیلانی سے اپنا روحانی تعلق قائم کیا۔ بزرگان دین نے قادری اور نقشبندی سلسلہ کے مشترکہ مصادر سے اپنے طریقہ ربط کی بنیاد ڈالی، یہی وجہ ہے کہ وہ قادری نظام کے پیشوا تھے، لیکن نئے متقدمین کا ذکر کرتے وقت ان کو نصیحت کی جاتی تھی کہ وہ ذکر کرتے وقت مرشد کی صورت کو سامنے رکھیں<sup>5</sup>۔

اسی طرح اس سرمائے کے تمام جانشین اپنی بالادستی کے سلسلے میں قائم ہیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

## پاگارا خاندان کے روحانی سرپرستوں کی سوانح حیات

### 1. حضرت پیر سید محمد راشد (روضی دہنی) ح

پیر سید محمد راشد ح کے لقب کا روضی دہنی ہے آپ سید محمد بقا شاہ کے گھر 1770 ہجری بمطابق رمضان المبارک کی چھٹی تاریخ کو پیدا ہوئے اور رمضان المبارک کے مہینے میں دن کو ماں کا دودھ نہیں لے رہے تھے اس وجہ سے (روضی دہنی) کے لقب سے مشہور ہوئے، بعد میں جب ان کے مزار مبارک پر روضا تعمیر کیا گیا تو اس کے بعد آپ کو "روضی دہنی" کے لقب سے کہہ کر پکارنے لگے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم حافظ زین العابدین مہیسر اور اپنے دادا میاں محمد اکرم گھمرو سے حاصل کی اور بعد میں علامہ حاجی فقیر اللہ علوی، مخدوم میاں یار محمد اور مخدوم محمد آریجوی سے تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم ان کے والد ماجد سلسلہ قادری میں بیعت ہوئے، پیر سید محمد بقا شاہ کی وفات کے وقت ان کی عمر 28 سال تھی، ان کے اثر و رسوخ کی وجہ سے لاکھوں لوگ قادری برادری میں شامل ہو گئے۔ سندھ سے باہر تک ان کے آئینی ادارے پنجاب، بلوچستان، راجستھان، افغانستان اور ایران تک پھیل گئے، سفر و تبلیغ کے ساتھ ساتھ خود تدریسی، سنتوں کی تعلیم اور کتاب تصنیف کی خدمات اور دوسروں کے جائز کام، بلکہ کچھ لوگوں کے مسائل کے لیے وقت کی اعلیٰ حکام سے مل کر مسائل کو حل کراتے تھے۔

حضرت پیرسید محمد راشد نے دور دراز علاقوں میں رہنے والے عقیدت مندوں کی روحانی رہنمائی کے لیے مستقل رابطہ قائم کرنے کے لیے کئی مقامات پر خلیفہ مقرر کیے جنہوں نے ہدایت و رہنمائی کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر خانقاہیں بھی قائم کیں، تصوف کے اساطیر کا ذکر ہے۔ حضرت پیر سید محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ کے تقریباً گیارہ سئو خلیفہ تھے ان میں سے زیادہ مشہور کچھ یہ ہیں -

خلیفہ سید محمد حسن شاہ جیلانی، خلیفہ اللہ رکیو کلہوڑو، خلیفہ محمد حسین مہیسر، خلیفہ سارنگ، خلیفہ محمود کڑئی والا، خلیفہ محمد پناہ کیہر، خلیفہ محمد لقمان، خلیفہ نبی بخش لغاری۔<sup>6</sup>

<sup>5</sup>۔ "ملفوظات شریف" (سندھی)، جلد 2، ص 19۔

<sup>5</sup> "Malfuzat Sharif" (Sindhi), Volume 2, Pg 19.

<sup>6</sup>۔ سومرو الحسینی "خانقاہ پرچون شریف کی ادبی تاریخ" پی ایچ ڈی مقالہ، خانقاہ القادریہ فرچونی شریف ڈھرکی، گھوٹکی، جنوری 2015، صفحہ 53۔

<sup>6</sup> . Soomro Al-Husseini, "Literary History of Khanqah Farchuni Sharif" PhD Dissertation, Khanqah Al Qadria Farchouni Sharif Dharki, Ghotki, January 2015, page 53.

حضرت پیر سید محمد راشد رحمۃ اللہ علیہ جن کے خلفاء میں سید محمد حسن شاہ جیلانی سوئی شریف آف جھنگ پنجاب (جو شاہ عبدالعزیز دہلوی رح کے شاگرد تھے)، ان کے خلیفہ حافظ محمد صدیق رح بھرچونڈی شریف اور ان کے خلفاء حضرت سید تاج محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ امروت شریف تھے۔ اور ان کے خلیفہ حماد اللہ ہالیجوی تھے، وہ بھی قدیم ترین خلیفہ تھے جن کا فیض آج بھی جاری ہے۔<sup>7</sup>

حضرت پیر سید محمد راشد رح جن کا فیض اور برکت سے جہر جنگ میں لا الہ الا اللہ کی آوازیں گونج اٹھی۔ آپ اپنے زمانے کے غوث، مجدد اور ولی تھے۔ آپ کی وفات 1233ھ میں 63 سال کی عمر میں ہوئی۔ ان کے 18 بچے تھے، جن میں سے چار آپ کی زندگی میں فوت ہو گئے، باقی 14 رہے، جن میں سے آپ کی وفات کے بعد، پیرسید صبغت اللہ شاہ گادی نشین ہوئے، جو پیر پگاڑا کے نام سے مشہور ہوئے، اور پیرسید یاسین شاہ، کو جھنڈا ملا جو آگے چل کر جھنڈے والے پیر سے مشہور ہوئے۔<sup>8</sup>

## 2. حضرت پیر صاحب سید صبغت اللہ شاہ (او) کا لقب (تجر دہنی) رح

حضرت پیر سید صبغت اللہ شاہ تجردہنی کے لقب سے مشہور ہوئے، حضرت پیر سائیں (روضی دہنی) کے صاحبزادے اور تربیت یافتہ ہیں، آپ کی وفات کے بعد آپ کو پہلے پیر پگاڑہ سے نوازا گیا، سجادہ نشین کے وقت آپ کی عمر 50 سال تھی۔ خود قرآن مجید کے حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے پاکیزہ عالم بھی تھے۔ ان کی اسیری کی مدت بارہ سال تک جاری رہی، آپ کا وصال 1246ھ میں ہوا۔

## 3. حضرت پیر سید علی گوہر شاہ (اول) عرف اصغر سائیں لقب (بنگلی دہنی) رح

حضرت پیر سید صبغت اللہ شاہ تجردہنی کے سات بچوں میں سے تیسرے حضرت پیر سید علی گوہر شاہ اصغر سائیں رحمۃ اللہ علیہ گادی نشین ہوئے، اور دوسرے پیر پگاڑہ کے حیثیت سے خدمات انجام دیں، 4 رجب المرجب (1231ھ) آپ کی ولادت ہے۔

آپ خود ایک محبت کرنے والے انسان تھے، درگاہ شریف کے سلسلہ کو سنبھالنے کے ساتھ اپنے والد کی ملفوظات کے خزانے کو بھی ایک ساتھ کیا، اور وہ اعلیٰ درجے کے شاعر بھی تھے، ان کی سندھی شاعری کا رسالہ "اصغر سائی" جو "کلام" کے نام سے شائع ہوا ہے، جماعت انہیں بنگلی دہنی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دریا کی چڑھائی کی وجہ سے آپ کے والد ماجد اور دادا حضرت پیر سید محمد راشد (روضی دہنی) رح کی قبریں کھلوا کر 6 جماد الاول 1250ھ جری موجود درگاہ شریف روضی دہنی پیر جو گوٹھ میں دوبارہ دفن کیا، آپ خود اپنے اہل عیال کے ساتھ وہیں درگاہ قائم کی، آپ 32 سال کی عمر میں 11 ربیع الاول 1263ھ جری کو حقیقی مالک کے پاس چلے گئے۔

## 4. حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ "مسکین" کا لقب (تخت دہنی) رح

<sup>7</sup> محمد رمضان فلیپوٹو، "جمعیت علمائے سندھ کی خدمات"، جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ، فروری 2017، صفحہ

<sup>7</sup> Muhammad Ramzan Philpoto, "Services of Jamiat Ulema Sindh", Jamiat Ulema Islam Sindh Province, February 2017, page 55.

<sup>8</sup> لاڑک خان، "حضرت پیرسید محمد راشد (روضی دہنی) اور ان کی علمی، ادبی اور روحانی خدمات"، اشاعت 2008، صفحہ 117۔

<sup>8</sup> Larak Khan, "Hazrat Pirsyyed Muhammad Rashid (Ruzi Dhani) and his Academic, Literary and Spiritual Services", Publication 2008, page 117.



حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ جنہوں نے سنگ مرمر کے تخت کی بنیاد رکھی، اسی وجہ سے تخت دہنی سے مشہور ہوئے، حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ (تخت دہنی) کی ولادت 1258ھ میں ہوئی، جب آپ کے والد ماجد کی عمر 27 سال تھی تو آپ نے بچپن میں ئی اپنے والد ماجد کے ہاتھ پہ بیعت کی۔ پانچ سال کی عمر میں تیسرے نمبر پیر پگارہ کی حیثیت سے سجادہ نشین ہوئے، آپ کو دانائی وراثت میں ملی، انہوں نے بہترین طریقے سے جماعت کو منظم کیا، مک اور خلیفہ کا انتخاب کیاچوکی کا نظام رائج کیا، ان کے دور میں عقیدت مندوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا، جو باقاعدہ جماعت کا حصہ بننا، آپ نے 45 سالوں کی مدت میں اہم ترین کام انجام دیئے۔

حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ تخت دہنی علم فضل و حکمت کے صاحب تھے، سندھی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر لکھوائی، جسے بعد میں پیر سائیں کوٹ دہنی نے ”تفسیر کوثر“ کے نام سے شائع کیا۔ درگاہ شریف کی مسجد تعمیر کرنے والے تخت دہنی سید حزب اللہ شاہ نہایت سخی، سخاوت اور مفلس انسان تھے۔ حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ 4 محرم الحرام 1308 ہجری کو پینتالیس سال کی عمر میں حقیقی مالک سے جا ملے۔

### 5. حضرت پیر سائیں علی گوہر شاہ (ثانی) المعروف (محافی دہنی) ح

آپ جو کہ حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ کے بڑے صاحبزادے تھے، آپ کی تاریخ پیدائش 1275ھ ہے، آپ والد ماجد کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے پیر سید محمد شاہ گیلانی کے ہاتھ پہ بیعت کی، والد صاحب کے وفات کے بعد چوتھے پیر پگارہ کی حیثیت سے سجادہ نشین بنے، آپ جماعت کی چرف سفر کرنے کے لیئے محافو (ڈولی) استعمال کرتے تھے، اس لیے انہیں محافی دہنی کے لقب کے نام سے پکارا جاتا تھا، اس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اپنے زندگی میں ہی اپنے بھائی پیر سید شاہ مردان شاہ (اول) کوٹ دہنی کو ولی عہد کیا، آپ 24 جمادی الثانی 1314 ہجری میں 39 سال کی عمر میں اپنے حقیقی مالک سے ملاقات کی۔

### 6. حضرت پیر سائیں شاہ مردان شاہ (اول) عرف (کوٹ دہنی) ح

آپ کو جماعت کوٹ دہنی کے نام سے یاد کرتی تھی، اپنے بھائی حضرت پیر سید علی گوہر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد پانچویں پیر پگارہ کی حیثیت سے سجادہ نشین بنے، آپ کی ولادت 7 صفر 1279 ہجری میں ہوئی۔ آپ بڑے عالم دین، متقی اور پرهیزگار تھے، آپ کو شمس العلماء کا خطاب ملا ہوا تھا، 27 رجب المرجب کے موقع پر معروف علماء کرام کو دعوت دیکر درگاہ شریف بلا تے تھے، آپ کو تین بیٹے تھے۔

1. پیر سید علی حسن شاہ راشدی۔

2. پیر سید صبغت اللہ شاہ راشدی

3. پیر سید محمد رحیم شاہ راشدی

حضرت پیر سائیں شاہ مردان شاہ (اول) عرف (کوٹ دہنی) کا وصال 7 ربیع الاول 1340 ہجری ہے۔

### 7. حضرت پیر سائیں صبغت اللہ شاہ (ثانی) عرف (سورہیہ بادشاہ) ح

حضرت پیر سائیں صبغت اللہ شاہ (ثانی) عرف (سورہیہ بادشاہ) جو کہ سنہ 1323 ہجری میں پیدا ہوئے، والد صاحب کے گزرنے کے بعد بارہ سال کی عمر میں چھٹے پیر پگارہ کی حیثیت سے جانشین ہوئے، سیر و سیاحت کا سلسلہ شروع ہوا، حضرت پیر سائیں (سورہیہ بادشاہ) نے آزادی کی تحریک شروع کر دی، جس کی وجہ سے برطانوی حکومت نے اسے گرفتار کیا تھا، ان کے خاندان، جماعت اور درگاہ شریف پر آزمائش کا دور دورہ تھا، تمام معاملات درہم برہم ہو گئے، کچھ جماعت چھپ گئے اور کچھ گرفتار ہو گئی، آپ کو 20

مارچ 1943 کو فرنگی سامراج نے شہید کر دیا ، آپ کے خاندان کے لوگوں کو بند کر کے دونوں بیٹوں کو جلاوطن کر دیا، درگاہ شریف پر بمباری کے ذریعے مزار اور مسجد کے علاوہ کسی چیز کو نہیں چھوڑا ، ایسے میں جماعت اور درگاہ شریف 1952 تک بند رہی، پھر 1952 میں بیٹوں کی جلاوطنی ختم کر کے ان کو درگاہ شریف لایا گیا۔

### 8. حضرت پیرسائین سید شاہ مردان شاہ (ثانی) (چھٹ دہنی) ح

پیرسائین سید شاہ مردان شاہ (ثانی) (چھٹ دہنی) ح جو کہ 22 نومبر 1928 کو پیدا ہوئے، ابھی نو سال کی عمر میں تھے کہ ان کے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا، اور انہیں ان کے چھوٹے بھائی سید نادر علی شاہ سمیت کراچی میں حراست میں لے لیا گیا۔ 1946 میں مزید تعلیم کے لیے انہیں انگلستان جلاوطن کر دیا گیا، جہاں وہ 1952 تک رہے، پاکستان کی آزادی کے بعد پانچ سال تک جلاوطنی میں رکھا گیا اور حر جماعت کو جیلوں میں رکھا گیا تھا ، 4 فروری 1952 کو گورنر محمد کشمیری اور ان کی جماعت کی کوششوں کی وجہ سے واپس آئے اور 24 سال کی عمر میں ساتویں پیر پگوارہ کی حیثیت سے پیر پگوارہ بنے، آپ اقتدار سنبھالنے کے بعد درگاہ اور جماعت کی تعمیر اور ترقی میں مصروف ہو گئے۔<sup>9</sup>

حضرت پیرسید شاہ مردان شاہ (ثانی) رحمۃ اللہ علیہ امن و سکون کے داعی تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کے پیروکار، امیر و غریب سب آپ سے عقیدت رکھتے تھے، آپ صبر و ایثار کے پیکر تھے۔ وہ علم سے محبت کرنے والے اور ادب والے تھے اور علمائے کرام اور کتب کا احترام کرتے تھے، آپ نے 2 مئی 1952ع کو جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ کا قیام رکھا جس میں آج تک قرآن و حدیث کے اشاعت کا سلسلہ جاری ہے، اس میں ہزاروں کی تعداد میں طلباء علم دین حاصل کر رہے ہیں اور دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اور ہر سال 27 رجب کو حافظ قرآن، علمائے کرام کی دستار ہوتی ہے، جس میں پیر صاحب خود علمائے کرام اور حافظ قرآن کو اسناد اور کپڑے دیتے تھے۔<sup>10</sup>

انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام کراچی اور پیرجو گوٹھ تعلقہ کنگری ضلع خیرپور میں گزارے، "ان کی طبیعت اچانک خراب ہونے کے باعث انہیں 24 نومبر 2011 کو آغا خان اسپتال کراچی میں علاج کے لیے داخل کرایا گیا، بعد ازاں علاج کے لیے وہ 5 جنوری کو لندن روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹروں کے مشورے سے 2012ء کو لندن کے واشنگٹن ہسپتال میں داخل کرایا گیا اور چند روز بعد علم و ادب اور روحانیت کا یہ آفتاب 13 صفر 1433 ہجری بمطابق 10 جنوری 2012ء منگل، بدھ کی رات 83 سال کی عمر میں اس فانی دنیا سے ابدی جہاں کی طرف چلے گئے۔<sup>11</sup>

<sup>9</sup> . عبدالقیوم مہر، "باتاج بادشاہ کی شخصیت اور کردار"، مدرسہ صبغت القرآن شاہ مردان شاہ، سنجورو سانگھڑ حیدرآباد، 1 فروری، 2012، صفحہ 53۔

<sup>9</sup> . Abdul Qayyum Mehr, "Personality and Character of Bataj Badshah", Madrasah Sibghat-ul-Qur'an Shah Mardan Shah, Sanjuru Sandhat Hyderabad, February 1, 2012, page 53.

<sup>10</sup> . عبدالقیوم مہر، "باتاج بادشاہ کی شخصیت اور کردار"، مدرسہ صبغت القرآن شاہ مردان شاہ، سنجورو سانگھڑ حیدرآباد، 1 فروری، 2012، ص 70۔

<sup>10</sup> . Abdul Qayyum Mehr, "Personality and Character of Bataj Badshah", Madrasah Sibghat-ul-Qur'an Shah Mardan Shah, Sanjuru Sanad, Hyderabad, February 1, 2012, p.70.

<sup>11</sup> . انٹرنیٹ وکیپیڈیا (نومبر 2017)۔

<sup>11</sup> . Internet Wikipedia (November 2017).

آپ کی میت خصوصی طیارے کے ذریعے ان کے گاؤں پیرجو گوٹھ تعلقہ کنگری لائی گئے، نماز جنازہ مرشد سید سراج احمد شاہ جنگ شریف نے درگاہ شریف پیرجو گوٹھ میں پڑھائی اور ان کے اہل خانہ بھی موجود تھے۔ نماز جنازہ میں شخصیات کے علاوہ ملک کے وزیر اعظم، صوبوں کے وزراء اعلیٰ، وفاقی صوبائی وزراء، چھوٹے بڑے بیوروکریٹس، عہدیداران، تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین، تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے قائدین اور بڑی تعداد حر جماعت کے افراد اور شہر کے لوگوں نے شرکت کی۔ ان کا مزار درگاہ شریف پیرجو گوٹھ تعلقہ کنگری میرس ضلع خیرپور میرس میں حضرت پیرسید محمد راشد (روضی دہنی) کی قبر کے ساتھ ہے۔

ساتھ سال دور میں اپنی جماعت اور درگاہ شریف کو ان بلندیوں پر پہچایا جہاں تک پہنچنے کے لیے صدیاں درکار تھیں، قدرت نے انہیں ہر لحاظ سے منفرد اور ممتاز رکھا۔ پیرس، آپ کی پوری زندگی علم اور سخاوت میں گزری، برصغیر میں ایسی مثال ملنا مشکل ہے، آپ کی حالیہ رخصتی نے دنیا کو یتیم اور بے بس کر دیا ہے۔

حضرت پیرسید شاہ مردان شاہ (ثانی) المعروف سید سکندر علی شاہ (چھٹ دہنی) رح کی پہلی شادی سے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

1. بیٹی

2. پیرسید صبغت اللہ شاہ عرف راجاسائین (موجودہ پیر پگاڑا)

3. پیرسید علی گوہر شاہ

4. بیٹی

5. پیرسید صدر الدین شاہ عرف یونس سائین

اور پیر سید شاہ مردان شاہ (ثانی) جن کی دوسری شادی سے اولاد ہے، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں۔

1. بیٹی

2. سید حزب اللہ شاہ

3. بیٹی<sup>12</sup>

**9. حضرت پیرسائین سید صبغت اللہ شاہ (ثالث) عرف راجا سائین (موجودہ پیر پگاڑا)**

آپ حضرت پیرسید شاہ مردان شاہ (ثانی) رح کے بڑے صاحبزادے ہیں جو 14 فروری 1956 ع کو پیدا ہوئے اور 12 جنوری 2012 ع کو اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد 56 سال کی عمر میں آٹھویں پیر پگاڑا کی حیثیت سے جانسین ہوئے،<sup>13</sup>

<sup>12</sup> - نظامانی مشتاق احمد، "راشد رہنما 3"، روضی دہنی چیئر، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیرپور میرس، مئی 2012، ص 17۔

Nizamani Mushtaq Ahmad, "Rashid Rahmana 3", Ruzi Dhani Chair, Shah Abdul Latif<sup>12</sup> University, Khairpur Meris, May 2012, p. 17.

<sup>13</sup> - لیاقت علی جونجو، "عیدی کا رسالہ، مولوی عبدالقادر عیدی"، خلیفہ عبدالحئی جونجو میموریل کمیٹی، عربیہ پبلیکیشن کراچی، مارچ 2010، ص 16

. Liaqat Ali Junejo, "Abdi's Risala, Maulvi Abdul Qadir Abdi", Khalifa Abdul Hai Junejo<sup>13</sup> Memorial Committee, Arabia Publication Karachi, March 2010, p.16

آپ بڑوں کے نقش قدم پر جماعت اور درگاہ شریف کو عظیم الشان طریقہ سے سنبھالا ہے، آپ کی سرپرستی میں درگاہ شریف پر عید پر بالخصوص 27 رجب المرجب کو علماء کرام اور جماعت کو بے مثال نصیحتیں اور مقدس خطبات اور دیدار کراتے ہیں برہمی اور درگاہ شریف پر رونقیں بحال کی ہوئی ہیں۔

### خلفاء اور چوکیوں کا نظام

حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ (تخت دہنی) رحمۃ اللہ علیہ نے جماعت کو اس قدر بڑھایا کہ آپ نے خود ہی جماعت کو بارہ چوکیوں میں ترتیب دیا اور "جماعت کو منظم کرنے کے لیے مولوی عبدالقادر ماچھی المعروف عبدی جو درگاہ شریف پر امام و خلیفہ تھے، جنہوں نے ان سے کہا کہ جماعت کی ترقی کے لیے جماعت کو منظم کیا جائے، اس حکم کے مطابق مولوی عبدالقادر نے پوری جماعت کو بارہ شاخوں کے نظام میں قائم کیا۔ مولوی صاحب پیر سائیں (تخت دہنی) کی سجادہ نشین ہونے کے بعد مولوی عبد القادر کو مسجد درگاہ شریف کا پیش امام مقرر کیا اور پیر سائیں کوٹ دہنی کے زمانے تک اس خدمت میں رہے اور چوکیداری کے نظام کے قیام میں اہم کردار ادا کیا جو آج تک جاری ہے۔" 14

پوری جماعت کی الگ الگ چوکی تھی، جن میں سے کچھ تو عرصہ پہلے بنی تھیں، یعنی حضرت روزی دہنی کے جانشینوں میں سے کچھ، اس کے بعد جماعت کے مختلف رہنما، فقیروں اور ان کے ساتھیوں نے آپس میں محبتیں بانٹیں اور ان کو آپس میں ملایا۔ دوستی کے پتھر، تاکہ وہ مرشد کے حضور حاضری دے سکیں اور درگاہ شریف کی خدمت کر سکیں اور سفر کر سکیں جب جماعت بہت زیادہ بڑھی تو ان چوکیوں کی تنظیم کسی حد تک مختلف علاقوں اور خطوں کے حساب سے تھی لیکن اس کے باوجود چوکیوں میں شامل جماعت کا اصل فوکس صحبت و صحبت پر رہا اسی طرح آج تک ایک فقیر ایک چوکی کے علاقے میں رہتا ہے لیکن اسے دوسری چوکی میں شامل کیا جاتا ہے کیونکہ سنگت کے لحاظ سے اس کا تعلق وہاں کے فقیروں کے سردار سے ہے، حضرت پیر سید حزب اللہ شاہ راشدی نے اس کی منظوری دی۔ ان کے دور میں نارو اور جیسلمیر میں دو چوکیوں کی تعداد بڑھائی گئی، اس طرح بارہ چوکیاں تھیں جن میں سے ہر ایک نے ایک ماہ تک درگاہ شریف کی دیکھ بھال کی جو آج تک جاری ہے اور یہ چوکیاں اسلامی مہینوں پر مشتمل ہیں۔

چوکیاں سال میں بارہ مہینوں کی ترتیب سے بنائی جاتی تھیں اور چوکی کا سربراہ خلیفہ (مک) مقرر کیا جاتا ہے اور سب خلفاء پر ایک چیف خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے جو پیر سائیں پگوارہ کی ہدایات کو تمام خلیفوں تک پہنچاتا ہے۔ 15

14. محمد رحیم سکندری، "جامعہ راشدیہ درگاہ شریف حضرت پیر سائیں پگوارہ کے پچاس سال"، جمعیت علمائے سکندریہ درگاہ شریف پیرجوگوٹھ، ستمبر 2004، صفحہ 173۔

Muhammad Rahim Sikandari, "Fifty years of Jamia Rashidiya Dargah Sharif Hazrat Pirsain Pagara", Jamiat Ulema Sikandriya Dargah Sharif Pirjogoth, September 2004, p. 173.

15. عبدالرسول قادری، "سندھ کا قطب خانہ"، مہران اکیڈمی، شکارپور میں واگنہ، مارچ 2014، ص 145۔  
15. Abdul Rasool Qadri, "Qutab Khana of Sindh", Mehran Academy, Shikarpur in Wagana, March 2014, p.145.

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International \(CC BY-NC-SA 4.0\)](https://creativecommons.org/licenses/by-nc-sa/4.0/)

